Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۸ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۵ اخاء ۱۳۵۳ہش ۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ہر چیز سے سبق حاصل کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲ ر مارچ ۱۹۳۰ء میں فرمایا:۔

"مومن کو ہر پہلو پر غور کرنا چاہیئے اس کی نماز اور روزے دکھاوے کے طور پر نہیں ہونے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ کسی کو بھوکا پیاسا رکھے جبکہ اس نے انسان کو کھانے پینے والا بنایا ہے۔ صرف سبق دینے کے لئے اس سے روزے رکھواتا ہے۔ اسی طرح ہمارے وضو کرنے سے اُسے کیا فائدہ ہے۔ انسان کی رُوحانی اصلاح اور ترقی کے لئے اس نے یہ حکم دیئے ہیں۔ اگر ہم ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے جو نماز اور روزہ کو باطل کر دیتی ہیں تو رُوحانیت حاصل نہیں کر سکتے۔ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے نمونہ کے طور پر کھڑا کیا ہے اس لئے ہمیں ہر بات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ لکھا ہے۔ ایک ولی اللہ کا جاتے جاتے ایک جگہ گھوڑا اڑ گیا کسی نے گھوڑے کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا تو انہوں نے روک دیا کہ اس طرح نہ کہو اور کہا معلوم ہوتا ہے مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور مَیں نے اپنے مالک کی کوئی نافرمانی کی ہے اس وجہ سے گھوڑا مجھ سے اڑنے لگا ہے۔ تو مومن رستہ چلتا ہوا بھی سبق حاصل کرتا ہے۔ درختوں کے پتے، گھاس کے تنکے، جھاڑیوں کے کانٹے اور پرندوں کی آوازیں بھی اسے سبق سکھاتی ہیں۔ غرض زمین و آسمان کی ہر چیز سے سبق حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ پس جبکہ ہر چیز میں سبق ہے تو کیا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہی ایسی چیزیں ہیں جن سے کوئی سبق حاصل نہیں ہوتا۔ ان سے بھی بڑے بڑے سبق حاصل ہوتے ہیں۔ مگر بہت ہیں جو نماز پڑھتے ہیں مگر اس سے جو سبق حاصل ہوتا ہے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ روزے رکھتے ہیں مگر ان کے ذریعہ جو سبق دیا گیا ہے اس سے غافل ہوتے ہیں۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل ص ۱۲۳)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دو نہایت روشن اور عدیم النظیر دلیلیں

آپؐ عین ضرورت کے وقت مبعوث ہوئے اور پھر اصلاح کو کمال تک پہنچا کر کُل مریضوں کو اچھا کر دکھایا

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا جو ایسے وقت آئے کہ دُنیا آپؐ کی اصلاح کے لئے پکار رہی تھی۔ یہ خدا تعالیٰ کے رحم کا تقاضا تھا اور مسلمانوں کے لئے یہ فخر اور ناز کا مقام ہے کہ آپؐ کی بعثت کے وقت زمانہ کی حالت آپؐ کی سچائی کی ایک روشن دلیل ہے۔ پھر اس کے بعد آپؐ نے جو اصلاح کی وہ بھی آپؐ کی حقانیت کی دلیل ہے کیونکہ جب ایک طبیب بیماروں میں آوے اور مختلف قسم کے مریض موجود ہوں۔ کوئی طاعون میں مُبتلا ہو۔ کوئی دِق سل کا شکار اور کوئی ذات السریہ اور ذات الجنب وغیرہ اور پھر وہ طبیب اپنے علاج سے اکثروں کو اچھا کر دے تو اس کے حاذق اور ڈاکٹر ماننے میں کیا شُبہ ہو سکتا ہے۔ بلا تکلّف ماننا پڑے گا کہ وہ کامل طبیب ہے لیکن جبکہ وہ سب کو ہی اچھا کر دے اور جو دعویٰ کرے اس کو پُورا کر دکھائے اور ایسا کہ اس کی نظیر ہی نہ مل سکے تو پھر اس کے کمال میں کوئی شک ہی نہیں ہو سکتا۔ اُسے راستباز اور اپنے فن میں یکتا ماننا پڑے گا۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ وہ ایسے وقت آئے کہ ضرورت پکار رہی تھی اور پھر اپنی تاثیرات سے اُن تمام رُوحانی مریضوں کو جو اس وقت پڑے ہوئے تھے اچھا کر دیا۔ مَیں دیکھتا ہوں اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دو دلیلیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی ایسی جمع ہوئی ہیں کہ نہ حضرت موسیٰ کو ملیں اور نہ حضرت عیسیٰ کو (علیہم السلام)۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۷ء ص ۴، ص ۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ الاسلام قسطنطنیہ کا ایک تاریخی خط

ہنوور (HANOVER) جرمنی کا ایک مشہور شہر ہے جو دوسری عالمگیر جنگِ عظیم کے بعد برطانوی زون میں آگیا تھا۔ مسٹر شومان اسی شہر کے ایک باشندے تھے جنہوں نے ۱۸۸۸ء میں یعنی سلسلہ احمدیہ کے قیام سے ایک سال پیشتر ـــ شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے خط و کتابت کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

اس سلسلہ میں شیخ الاسلام قسطنطنیہ نے مسٹر شومان کے نام جو تبلیغی خط لکھا وہ اوّل ترکی کے اخباروں میں چھپا اور پھر اس کا فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ترجمہ ہوا اخبار انڈیپنڈنٹ (نیویارک) کی ۹ ر فروری ۱۸۸۸ء کی اشاعت کے ذریعہ سے امریکہ کی نئی دنیا اس کے مضمون سے متعارف ہوئی۔

نامور مستشرق پروفیسر سر تھامس آرنلڈ نے اپنی کتاب دعوت اسلام (PREACHING OF ISLAM) کے ضمیمہ چہارم میں اخبار انڈیپنڈنٹ کے حوالہ سے اس خط کا خاص طور پہ ذکر کیا ہے اور اس کی خصوصیت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے :۔

"اس میں اسلام کے بہت بڑے پیشوائے مذہب کے قلم سے اسلام کے اصول اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ عیسائیوں کے دِلوں پر نہایت عمدہ اثر پہنچائیں اس لئے یہ خط دعوتِ اسلام کی تاریخ میں بہت وقعت رکھتا ہے۔"

قارئین الفضل کی دلچسپی اور اضافہ معلومات کے لئے اس تاریخی مکتوب کے ابتدائی حصے کا ترجمہ مولانا ذکاء اللہ خاں (مصنف تاریخ ہندوستان) کے فرزند اور برّصغیر کے مایۂ ناز مترجم مولانا عنایت اللہ صاحب دہلوی کے قلم سے درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

"جناب من! آپ کا خط جس میں آپ نے اسلام قبول کرنے کی درخواست کی ہے پہنچا اور ہم کو بہت مسرت ہوئی۔ جو خیالات آپ نے اس خط میں ظاہر کئے ہیں وہ ہماری رائے میں بہت تعریف کے قابل ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ آپ کا مسلمان ہونا ہماری مرضی پر موقوف نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام میں خدا اور خدا کے بندوں کے درمیان مثل پادریوں کے کوئی ثالث نہیں ہے۔ ہمارا فرض فقط یہ ہے کہ مذہب کے حقائق لوگوں کو سکھائیں۔ پس اسلام قبول کرنے کے لئے اسلام میں کسی باضابطہ مذہبی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی کی منظوری کی ضرورت ہے کہ بغیر اس کے کوئی شخص مسلمان نہ ہو سکے فقط یہ بات کافی ہے کہ انسان اسلام کا یقین کرے اور اپنے یقین کا اعلان کرے۔

فی الحقیقت اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ خدا کو ایک مانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا یقین کرے یعنی دل سے اس پر ایمان رکھے اور الفاظ میں اس کا اقرار کرے جیسے کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ ہیں۔

جو شخص اس کلمہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے بغیر اس کے کہ وہ کسی کی منظوری حاصل کرے۔ اگر آپ جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے اس کلمہ کا اقرار کرتے ہیں یعنی آپ اقرار کرتے ہیں کہ صرف ایک خدا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں تو آپ مسلمان ہیں اور ہماری منظوری کی آپ کو کچھ ضرورت نہیں۔ ہم آپ کو اپنی طرف سے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ مبارک باد دیتے ہیں کہ خدا کی رحمت آپ پر نازل ہوئی اور ہم اِس دنیا میں اور آخرت میں گواہی دیں گے کہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ مسلمان سب آپس میں بھائی ہوتے ہیں۔"

("دعوت اسلام" صـ۳۵۰ طبع دوم ۱۹۶۹ء مصنفہ سر تھامس آرنلڈ

ترجمہ از محمدؐ عنایت اللہ دہلوی

ناشر مسعود پبلشنگ ہاؤس بلاسس اسٹریٹ کراچی)

(دوست محمدؐ شاہد)

مکرم ملک رشید احمد خاں صاحب کراچی کی والدہ ماجدہ کی وفات

محترمہ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ ملک مولاداد خاں صاحب مرحوم ۱۹ ر رمضان المبارک مطابق ۶ ر اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار سحری کے وقت کراچی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ مرحومہ کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار تھیں۔ ہر چند کہ علاج معالجہ میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی گئی مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ بالآخر دل کے آخری حملے میں دو دن مبتلا رہ کر اپنے بیٹے بیٹیوں، پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں پر مشتمل وسیع خاندان کو اشکبار چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں۔ ع

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے مرحومہ کی تجہیز و تکفین کے بعد اگلے روز (پیر کی صبح) کو ان کے بیٹے مکرم رشید احمد خاں صاحب مالک قیصر ہوٹل کراچی مرحومہ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز لائل پور اور پھر وہاں سے موٹر پر ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ علالت طبع مرحومہ کا جنازہ نہ پڑھا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مولانا قاضی محمدؐ نذیر صاحب ناظر تالیف و تصنیف نے مسجد مبارک میں ظہر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ ازاں بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۷۴ سال تھی۔

مرحومہ نے ۱۹۱۶ء میں احمدیت قبول کی تھی اور تادم واپسیں احمدیت کے ساتھ مخلصانہ تعلق قائم رکھا۔ نماز اور روزے کی بڑی پابند اور غرباء کی امداد اور اعزّاء و اقارب کی دلداری کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ بیت اللہ شریف کا حج بھی کیا ہوا تھا۔ لازمی چندوں کے علاوہ دوسری مالی تحریکات میں بھی نمایاں طور پر حصہ لیتی تھیں۔

قیامِ پاکستان سے قبل بہبل چک ضلع گورداسپور میں سکونت تھی اور مالی طور پہ آسودگی نہ تھی مگر اس کے باوجود اپنے بیٹوں کو قادیان میں تعلیم دلوائی تاکہ وہ اسلام کے سچے خادم اور احمدیت کے مخلص جان نثار بنیں۔ چنانچہ والدین کی اِس قربانی اور قادیان دارالامان کی تعلیم و تربیت اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے کہ ان کے سارے بیٹوں کو بفضلہٖ تعالیٰ نہ صرف مالی فراغت اور برکت عطاء ہوئی بلکہ وہ سبھی اپنے اپنے رنگ میں بڑے اخلاص سے احمدیت کی خدمت میں بھی کوشاں ہیں۔

احباب و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ نصیب کرے اور جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین

(خاکسار یوسف سلیم انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے محترم بھائی لطیف صاحب کی لڑکی کو ٹانگ پر خطرناک قسم کا ورم ہوگیا ہے اور وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (حکیم محمدؐ صدیق ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلند مقام

چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ امت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پُر از نورِ یقیں بودے

مکرم خواجہ رشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

اسّی برس سے زائد قبل کی بات ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئیوں کے مطابق جب دنیا میں کھڑا کیا اور آپ نے اسلام کی سربلندی اور مذاہب باطلہ کے بطلان کے لئے مہم جاری فرمائی تو مخالفین آپکے مقدس مشن کی بیخکنی کے لئے میدان میں نکل کھڑے ہوئے اور احمدیت کو نیچا دکھانے کے لئے انہوں نے قسم قسم کے منصوبے سوچے اور تدبیریں کیں لیکن قدرتِ ذوالجلال نے معاندین کی تمام تدبیروں اور سکیموں کو خاک میں ملا کر رکھدیا اور خدا تعالےٰ کا برگزیدہ مسیح موعودؑ خدائی وعدوں اور بشارتوں کے مطابق مظفر و منصور ہوا جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں کی ایک وفادار اور جاں نثار جماعت عطا فرمائی وہاں علمائے ربانی کا ایک مقدس گروہ بھی عنایت فرمایا

حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیرویؓ حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ایسے پاکباز اور باکمال علماء اور بعض گدی نشین حضرات امام زماں علیہ السلام کی غلامی میں شامل ہو گئے اور ان اسلام کا سچا درد رکھنے والے بزرگ علماء نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے عظیم الشان مقاصد اور اغراض کی اشاعت و تبلیغ میں شب و روز ایک کر دیا اور ایسے محیر العقول روحانی کارنامے سرانجام دئے اور قربانیاں کیں کہ جنہیں دیکھ کر انسانی عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔ اگر مضمون میں طوالت کا خوف مانع نہ ہوتا تو ہم مذکورہ بالا حقانی علماء کی سوانح اور عظیم خدمات دینیہ کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ ہدیۂ قارئین کرتے تاہم موجودہ وقت میں ہم حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعض اوصاف حمیدہ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے روحانی سلسلہ سے جس اعلیٰ درجہ کا عشق اور تعلق تھا اس کا اظہار کرنا ضروری خیال کرتے ہیں تا اہل دنیا پر عیاں ہو کہ عصر حاضر کے [illegible] مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانیکے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو روحانی اعتبار سے کس قدر نوازا اور آپ کے دل و دماغ کو روشن کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عظیم شخصیت طبعی دنیا میں ہی نہیں بلکہ مذہبی روحانی عالم میں بھی نہایت شہرت کی حامل تھی آپ زہد و اتقاء خداداد علم و فراست اور بلندیٔ اخلاق و اعمال کے لحاظ سے نہایت بلند کردار کے مالک انسان تھے آپ نہ صرف عاشق خدا ہی تھے بلکہ عاشق رسول عربی اور عاشق قرآن بھی تھے اللہ تعالےٰ نے آپ کو دیار حبیب (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں متعدد برس قیام کرنے اور ان مقامات مقدسہ کی روحانی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور بارہا دفعہ آپ کو نبی پاک شاہ لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم رؤیا و کشوف میں بابرکت زیارت نصیب ہوئی ایسے عاشق صادق اور متقی انسان کو اللہ تعالےٰ کیونکر ضائع ہونے دیتا آپکی نیکیاں اور صدق و صفا والی مقدس زندگی بالآخر خدا تعالےٰ کے انعاموں کی وارث ٹھہری۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مقدس مامور علیہ السلام کے دل میں ڈالا کہ آپ ایسے پاک سیرت اور پاک خو انسان کو اپنی غلامی میں لینے کے لئے آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر دعائیں کریں تب خدا تعالےٰ کا مقدس مسیح بارگاہ الٰہی میں جھک کر شب و روز دعائیں کرنے لگا کہ اے مولا کریم! تو میری مدد فرما اور مجھے ایک ایسا وفادار اور جاں نثار رفیق بخش جس کے دل میں نور ایمان کی مشعل روشن ہو اور جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے اغیار دین کے مقابل میدان عمل میں ہمارا اس طرح ساتھ دے تا ہماری مساعی کے نتیجہ میں ایکطرف طاغوتی طاقتوں کو ناکامی و نامرادی ہو تو دوسری طرف تیرے مقدس دین اسلام کی آواز بحر و بر میں گونج اٹھے

حضور علیہ السلام کی اس دردبھری اور نیم شبی دعاؤں کو اللہ تعالےٰ نے شرف قبولیت بخشا اور حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایسے باکمال متبحر عالم کو توفیق دی کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاکر آپ کے ساتھ فرائض دینیہ کے سرانجام دینے کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اسی موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے یوں گویا ہیں:۔

"میں رات دن خدا تعالےٰ کے حضور چلاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے رب! میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا ہوں اور جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور فضائے آسمان میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالےٰ نے میری عاجزی اور دعا کو شرف قبولیت بخشا اور رب العٰلمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا . . . . اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔ وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے اور میں لوگوں کی مدح کرنا اور ان کے شمائل کی اشاعت کرنا اس خوف سے بُرا سمجھتا تھا کہ مبادا انہیں نقصان پہنچے گو میں اسے ان لوگوں سے پاتا ہوں جن کے نفسانی جذبات شکستہ اور طبعی شہوات مٹ گئی ہیں اور ان کے متعلق اس قسم کا خوف نہیں کیا جا سکتا . . . . . . وہ میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں سے مفارقت اختیار کرتا ہے اور میرا کلام سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے اپنے اصلی وطن کی یاد بھلا دیتا ہے اور ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام (ترجمہ عربی عبارت) بحوالہ مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین)

اس ایمان اور حقیقت افروز بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت جن پاکیزہ خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کس قدر جلد اپنے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ظاہر فرمایا اور حضور کو ایک ایسا [illegible] اور دل و جان سے فدا ہونے والا انسان عطا فرمایا کہ جس نے نہ صرف مسیح الزمان علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں ہی آپکا ساتھ دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات حسرت آیات کے بعد بھی اپنے چھ سالہ عہد خلافت میں آپکے قائم کردہ روحانی مشن کی اشاعت و کامیابی کے لئے ہر آن کوشش کی اور اس راہ میں جان تک کی بازی لگا دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات، آپ کی مبشر اولاد اور مقدس خاندان کے جملہ افراد سے اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ روحانی سلسلہ سے جس قدر عقیدت و محبت اور بے پناہ عشق تھا اس کا اندازہ کرنا آسان امر نہیں۔

یہ سوال کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الزمان مسیح موعودؑ پر ایمان لانے اور اپنا وطنِ مالوف چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے درِ مسیح موعودؑ پر دھونی رما بیٹھنے اور خدا تعالیٰ کے روحانی سلسلہ کی خدمات کے صلہ میں کیا انعام ملا اور یہ انعام کیا کسی اور مقام سے انہیں حاصل نہیں ہو سکتا تھا؟ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

"مَیں نے یہاں وہ دولت پائی ہے جو غیر فانی ہے۔ جس کو چور اور قزاق نہیں لے جا سکتا۔ مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سَو برس کے اندر آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر مَیں چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اب کوئی مجھے ایک لاکھ کیا ایک کروڑ روپیہ یومیہ بھی دے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے مَیں نہیں رہ سکتا۔ ہاں امام علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں پھر خواہ مجھے ایک کوڑی بھی نہ ملے۔

پس میرے دوست میرا مال، میری ضرورتیں اس امام کی اتباع تک ہیں اور دوسری ساری ضرورتوں کو اس ایک وجود پر قربان کرتا ہوں۔" (سورۂ جمعہ کی تفسیر صفحہ ۶۳ منقول از مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین)

اسی طرح آپ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری بابت کچھ بھی خیال نہ کرو۔ ہم کیا اور ہماری ہستی کیا۔ ہم اگر بڑے تھے تو گھر رہتے۔ یا کبار تھے تو پھر امام کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اگر کتابوں سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا تھا تو پھر ہمیں کیا حاجت تھی۔ ہمارے پاس بہت سی کتابیں تھیں۔ مگر نہیں ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا۔۔۔۔ اسی طرح ہم جس قدر یہاں ہیں اپنے اپنے امراض میں مبتلا ہیں۔۔۔۔ اور یہاں علاج کے لئے بیٹھے ہیں تو پھر ہماری کسی حرکت پر ناراض ہونا عقلمندی نہیں۔

۔۔۔ صادق مامور ایک ہی ہے جو مسیح اور مہدی ہو کر آیا ہے پس خدا سے مدد مانگو۔ ذکر اللہ کی طرف آؤ جو فحشاء اور منکر سے بچانے والا ہے۔ اسی کو اسوہ بناؤ اور اسی کے نمونہ پر چلو جو ایک ہی مقتدا اور مطاع اور امام ہے۔"

(سورۂ جمعہ کی تفسیر صفحہ ۶۲ بحوالہ مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت کے بعد صدق و وفا اور ایثار و قربانی کے جس پیکر نے سب سے پہلے آسمانی آواز پر لبیک کہا اور سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد اپنے مخلصانہ عمل سے تازہ کر دی وہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود باجود تھا۔ جیسا کہ گزشتہ سطور میں بتایا جا چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ طبّی، مذہبی اور روحانی دنیا میں ایک معروف اور عالم باعمل شخصیت تھے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد آپ میں اللہ تعالیٰ نے اَور بھی روحانی استعدادیں اور صلاحیتیں پیدا فرما دیں اور آپ کی زبان فیض ترجمان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبتِ پاک، قوّتِ قدسیہ اور آپؑ کے علم کلام سے استفادہ کرنے کی بدولت ایسے ایسے حقائق و معارفِ قرآنیہ جاری فرمائے کہ جن سے آپ کی روحانی زندگی مذہبی عالم میں اَور بھی اجاگر ہوئی اور نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی آپ کے علمی اور روحانی مقام کی قدر و منزلت کو سمجھا اور اس امر کا اعتراف کیا کہ فی الواقع آپ "بہت بڑے عالمِ قرآن تھے۔"

چنانچہ جناب پروفیسر محمد سرور صاحب سابق استاذ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی اپنی ایک تازہ تالیف میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"بعض دفعہ لوگ مولانا (مراد مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم ناقل) سے جب وہ حرم میں بیٹھے ہوتے کچھ بے ڈھب سے بھی سوال کر بیٹھتے تھے۔ باتوں باتوں میں مولانا نے ایک بار فرمایا کہ حکیم نورالدین بہت بڑے عالمِ قرآن تھے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب غصے میں آ گئے اور بڑے ناراض ہو کر کہنے لگے کہ مولانا! وہ تو قادیانی تھے۔ مولانا مسکرائے اور بڑے تحمل سے کہا کہ مَیں نے کب کہا ہے کہ حکیم نورالدین قادیانی نہیں تھے۔ مَیں نے جو بات کہی ہے وہ تو صرف اتنی ہے کہ وہ بہت بڑے عالم قرآن تھے۔" (افادات و ملفوظات حضرت مولانا عبید اللہ سندھی صفحہ ۳۳ طبع اول ۱۹۷۲ء مطبوعہ پنجاب آرٹ پریس لاہور)

اسی طرح جناب پروفیسر محمد سرور صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"دوسرے دن مَیں نے مولانا کے مکان پر ان سے حکیم نورالدین کے بارے میں مزید تفصیل چاہی۔ فرمانے لگے کہ مَیں حکیم صاحب سے قادیان میں متعدد بار ملا۔ واقعی وہ بہت بڑے عالم قرآن تھے۔ مَیں تم سے کہوں ہندوستان سے باہر مَیں کئی اسلامی ملکوں میں رہ چکا ہوں اور یہاں مکہ معظمہ میں مختلف ملکوں سے بڑے بڑے مسلمان علماء آتے رہتے ہیں ان سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ مَیں نے آج تک علومِ قرآن کا اتنا بڑا عالم نہیں دیکھا جتنے حکیم نورالدین تھے۔"

(افادات و ملفوظات حضرت مولانا عبید اللہ سندھی صفحہ ۳۴)

جناب پروفیسر صاحب موصوف ایک دوسرے صاحب مولانا شہاب الدین صاحب کے ذکر کے تسلسل میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اس ضمن میں مولانا شہاب الدین صاحب کا ایک واقعہ سنیئے۔ مولانا کا ابھی پچھلے دنوں لاہور میں انتقال ہوا ہے، آپ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے والد بزرگوار تھے اور دیوبند میں وہ اور مولانا سندھی ایک ہی زمانے میں تھے۔ مولانا شہاب الدین نے بتایا کہ دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد میں حکیم نورالدین سے طب پڑھنے قادیان گیا۔ اس دفعہ مولانا سندھی بھی میرے ساتھ تھے۔ مولانا کا حکیم صاحب سے پہلے تعارف تھا۔ ہم جب قادیان پہنچے تو مولانا سندھی نے حکیم صاحب سے بیہقی کی "دلائل النبوت" مانگی جو انہیں مطالعہ کے لئے مل گئی۔ مولانا شہاب الدین نے فرمایا حکیم صاحب کے پاس بہت بڑا کتب خانہ تھا اور اس میں نادر کتابیں تھیں۔ گو مولانا شہاب الدین حکیم صاحب کی قادیانیت کی وجہ سے ان سے سخت ناراض تھے اور مرحوم نے ان کے خلاف اشتہار بھی کہہ رکھے تھے لیکن وہ ان کی ذاتی شرافت وسعتِ اخلاق اور علم دوستی کے معترف تھے۔ مولانا شہاب الدین مرحوم سے مَیں نے یہ واقعہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو سنا۔" (افادات و ملفوظات حضرت مولانا عبید اللہ سندھی صفحہ ۳۴)

ان ہر سہ بیانات سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ ذی علم اصحاب میں اگرچہ وہ سلسلہ حقہ احمدیہ سے تعلق اور کسی قسم کا رابطہ نہ رکھتے تھے بلکہ مخالفوں کی صف میں شامل تھے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی نہ صرف علمی شہرت ہی تھی بلکہ آپ کی "ذاتی شرافت اور" وسعت اخلاق" کا بھی چرچا تھا۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور قوتِ قدسیہ کا عملی اور روحانی نتیجہ ہے اور آپؑ کی صداقت پر زبردست برہان۔ اور اس امر پر شاہد ناطق کہ جس شخص نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعلق پیدا کیا اور آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر خدا اور اس کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رابطۂ محبت قائم کیا اور اس راہ میں اس نے جان و مال کی بھی پرواہ نہ کی وہ کندن بن گیا اور خدا تعالیٰ کا ایسا مقرب ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نے تعلق باللہ کے باعث اس پر عجیب قسم کے نکاتِ معرفت واکئے اور اس کی زبان و قلم میں وہ مقناطیسی اثر اور جاذبیت پیدا کی کہ وہ روحانی دنیا میں جگمگا اٹھا۔ اس حقیقت کا پتہ دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"علمِ قرآن سے بلاشبہ باخدا اور راستباز ہونا ثابت ہے۔ کیونکہ بموجب آیت لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ صرف پاک باطن لوگوں کو ہی کتاب عزیز کا علم دیا جاتا ہے۔"

(اشتہار ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم جولائی تا ۳۱ر اگست ۱۹۷۴ء

:(۲):

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب - سمن آباد -	لاہور	-/۵۰ روپے
" فیض احمد صاحب - "	"	-/۴۰ "
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ - "	"	-/۱۰۰ "
مکرم منیر الحق صاحب - اسلامیہ پارک	"	-/۱۰ "
" شیخ طاہر احمد صاحب "	"	-/۲۸ "
حبیبہ بشرٰی صاحبہ اہلیہ نور احمد صاحب دھرمپورہ	"	-/۱۰ "
دختر اکرام حیدر صاحب - نیلہ گنبد	"	-/۱۲ "
احباب جماعت احمدیہ - مغل پورہ	"	-/۴۷ "
منجانب ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم	"	-/۲۰ "
ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ -	لاہور چھاؤنی	-/۵۰ "
مس نجمہ نصیر صاحبہ -	"	-/۵۰ "
بیگم چوہدری عبدالرشید صاحب	"	-/۱۰ "
سلیمہ حمید صاحبہ - ماڈل ٹاؤن -	سیالکوٹ	-/۱۵ "
بیگم صاحبہ شیخ ارشد علی صاحب مرحوم کچہری روڈ	"	-/۱۰ "
ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ - قریشی بلڈنگ	"	-/۲۵ "
میاں سلیم اختر صاحب - نیو میانہ پورہ	"	-/۱۰۰ "
امینہ عنایت صاحبہ - نارتھ ناظم آباد -	کراچی	-/۳۰ "
چوہدری نبی احمد صاحب - ماڈرن موٹرز	"	-/۱۰۰ "
اعجاز احمد صاحب چوہدری - المنیر	"	-/۲۰ "
ملک فضل حق خان صاحب - فیڈرل بی ایریا	"	-/۲۰ "
سید ناصر ارتضٰی علی صاحب - المرتضٰی	"	-/۱۰ "
بیگم کرامت اللہ صاحب -	"	-/۱۵ "
سید تاثیر مرتضٰی صاحب -	"	-/۱۰ "
بدر النساء خانم شیخ صاحبہ -	"	-/۱۳۰ "
بیگم صاحبہ ملک سعید احمد صاحب -	"	-/۱۰ "
ڈاکٹر ڈپٹی محمد حسین صاحب -	"	/۲۰ "
زکیہ خاتون صاحبہ -	"	۲۳/۲۵ "
منصور ناصر صاحب -	"	-/۳۰ "
ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب	"	-/۱۵ "
لجنہ اماء اللہ	"	۱۴۲/۷۵ "
کمانڈر سید ناصر احمد صاحب -	"	-/۵۰ "
خلیل احمد صاحب چیمہ -	"	-/۳۰ "
جمال آراء حسین صاحبہ - لطیف آباد -	حیدر آباد	-/۵۰ "
محمد اکرم صاحب - پاک کالونی -	"	/۵۰ "
رانا عبدالعزیز صاحب کھاد فیکٹری -	ملتان	-/۱۰ "
طیبہ جنجوعہ صاحبہ - حسین آگاہی -	"	-/۱۰ "
شیخ محمد وسیم صاحب - دنیا پور	ضلع ملتان	-/۱۰ "
والدہ رشید احمد صاحب آف لندن -		
پسر قریشی محمود الحسن صاحب -	سرگودھا	-/۵۰ "
مسز ضیاء اظہار صاحبہ -	"	/۱۰ "
طیب عارف صاحب -	"	-/۱۰ "

(باقی)

پرانی اور "لاعلاج" امراض

(۱۲) کی کیورز (CURES) کے نتائج (۱۲)

مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان انڈیا نے لکھا: "ایک صاحب ۷۹ سالہ کو کمر درد نصف سال سے تھی۔ پینز کیور (PAINS CURE) (کے صرف) پہلے دو کیپسولز سے آرام آگیا"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً بواسیر کے لئے پائلز کیور وغیرہ۔

فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

حضرت خلیفہ اولؓ کا بلند مقام

(بقیہ صفحہ ۴)

"مومن کامل پر قرآن کریم کے حقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں"۔

(رسالہ نشان آسمانی صـــ۱۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلفائے احمدیت پر قرآن کریم کے حقائق و معارف کا کھلنا جہاں صداقتِ احمدیت کا بیّن ثبوت ہے وہاں یہ بات اس حقیقت کو بھی آشکار کرتی ہے کہ اوّل اس زمانہ میں سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے مقرب تھے اور پھر آپ کے خلفاء عظام جن پر اللہ تعالیٰ نے قرآنی علوم کھولے اور اس میدان میں کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ و اخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

عہدہ داران لجنات متوجہ ہوں

تمام صدر صاحبان لجنہ اماء اللہ سے درخواست ہے کہ اپنی سالانہ رپورٹ جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ قبل ازیں ۳۱ر اکتوبر تک رپورٹ بھجوانے کی درخواست کی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک چند رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ رپورٹ بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں:۔

(۱) ہر رپورٹ کی دو کاپیاں بھیجیں۔ (۲) فل سکیپ پیپر پر خوشخط لکھی ہو۔ (۳) صفحہ کے صرف ایک طرف لکھی جائے (۴) سکیم کے مطابق تمام ضروری معلومات مہیا کی جائیں۔ (۵) غیر ضروری طوالت سے پرہیز کیا جائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ غلام فاطمہ جو مکرم مولوی فتح الدین صاحب صحابی مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کی بیٹی ہیں عرصہ دراز سے مرض شوگر میں مبتلا ہیں اور زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے انہیں صحت و تندرستی عطاء فرما کر میری جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے۔

(دین محمد بھٹیاں والہ ناصر آباد اسٹیٹ تھرپارکر سندھ)

شہزین ❁ شہزین ❁ شہزین

مرض اٹھرا کی بہترین دوائی

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ❁ ٹنڈو محمد خان ❁ گول بازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۸ - دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گول بازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔

قائدین کرام ۳۱ر اکتوبر سے قبل اپنا بجٹ سو فی صد وصول کر کے مرکز کو ارسال فرمائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینہ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• پشاور — چھ افراد ہلاک

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ دو مختلف مقامات سے چھ افراد کے قتل ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ گھریلو تنازعہ کی بناء پر نصرت خیل کے مقام پر ایک پارٹی کے تین افراد تاج حنیف، ظریف جان اور عمرا خان ہلاک اور تین افراد شدید زخمی ہوئے جبکہ دوسری پارٹی کا مشل خان ہلاک ہو گیا۔ بتایا گیا ہے کہ فریقین کے مابین مدت سے گھریلو تنازعہ چلا آرہا تھا جس نے آج بھیانک صورت اختیار کر لی۔ اُدھر لکھراں گاؤں ڈیرہ میں گاؤں کے ایک بااثر زمیندار حاجی گل شیر اور اس کے محافظ عبدالرشید کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

(روزنامہ امروز لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص۸)

• ساہیوال — تین افراد ہلاک

ساہیوال ۲۳ اکتوبر۔ ساہیوال کے تین مقامات سے تین افراد کے قتل کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ پہلی اطلاع کے مطابق تھانہ ہڑپہ کے نواحی گاؤں ۱۹۰-۹ ایل میں پرویز وغیرہ تین افراد نے ایک نوجوان جارج مسیح پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ فریقین کے درمیان لین دین کا تنازعہ چلا آرہا تھا۔ قتل کی دوسری واردات تھانہ ملکہ ہانس کے نواحی گاؤں ۹۳-ڈی میں ہوئی وہاں توگا وغیرہ ملزمان نے ایک شخص شماں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مقتول کی ملزم بشیر کی بہن سے وٹہ کی بنیاد پر شادی ہوئی تھی اسی بناء پر ان میں جھگڑا چلا آرہا تھا۔ قتل کی تیسری واردات تھانہ عارف والہ کے قریبی گاؤں میں ہوئی۔ وہاں ایک شخص بشیر احمد کو پُراسرار طور پر اپنے کمرہ میں مُردہ پایا گیا۔ اس کا گلا کٹا ہوا تھا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص۶)

• دو بھائیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

لالہ موسیٰ ۲۳ اکتوبر۔ قتل کی نو ماہ پُرانی واردات کا انتقام لینے کے لئے آج دو حقیقی بھائیوں محمد اکرم اور لیاقت کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ دونوں بھائی کھاریاں میں عدالت سے واپس جا رہے تھے۔ پولیس کے مطابق موضع لفنان تھانہ ڈنگہ کے یہ دونوں بھائی جب راستہ میں تھے تو دو عورتوں سید بیگم اور عنایت بیگم نے انہیں ورغلایا اور ایک پوشیدہ جگہ میں لے گئیں۔ جونہی وہ وہاں پہنچے دونوں عورتیں ان سے گتھم گتھا ہو گئیں۔ اسی اثناء میں احمد خان اور اسکے ساتھی جو آتشیں اسلحہ اور لاٹھیوں وغیرہ سے مسلح تھے وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے یہ کہہ کر کہ آج ہم محمد خان کے قتل کا بدلہ لے رہے ہیں دونوں بھائیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(نوائے وقت لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص۶)

• دو بہن بھائی ٹرین کی زد میں آکر ہلاک

چکوال ۲۳ اکتوبر۔ زمیندار محمد شفیع کے دو بچے ٹرین کی زد میں آکر ہلاک ہو گئے۔ دونوں بہن بھائی ریلوے لائن پر کھیل رہے تھے کہ اسی دوران تیز رفتار ٹرین ان کے اُوپر سے گزر گئی۔ چار سالہ شاہد موقع پر ہلاک ہو گیا۔ اس کی چھ سالہ بہن پروین نے ہسپتال میں جا کر دم توڑ دیا۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص۲)

• مسلح تصادم میں ایک ہلاک پانچ زخمی

چکوال ۲۳ اکتوبر۔ موضع چتائی میں ایک خاندان کے افراد میں ہونے والے مسلح تصادم میں ایک شخص کے ہلاک اور پانچ کے زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ زخمیوں میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لین دین کے معمولی تنازعہ نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ ملزمان نے دوسرے فریق کی گائے اپنے قبضہ میں لے لی تھی اس پر تصادم ہو گیا۔

(مساوات لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص۲)

• پچاس ہزار کا سامان جل کر راکھ

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ ٹیگور پارک میں آج ایک مکان میں آگ لگنے سے پچاس ہزار روپے کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ ٹیگور پارک کے چوکیدار نے ڈرائنگ روم سے آگ کے شعلے نکلتے دیکھے اس نے فائر بریگیڈ کو اطلاع دی جس نے دو گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔

(مساوات لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص۱)

• ڈاکہ زنی کی واردات

خانیوال ۲۲ اکتوبر۔ گزشتہ شب سرائے سدھو کے نواحی موضع دادو آنہ میں آٹھ مسلح افراد ایک شخص اللہ دتہ لوہار کے گھر ڈاکہ مار کر اس کے گھر سے تقریباً بیس تولے سونا اور تین ہزار روپے نقد لے کر فرار ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے پہلے گھر والوں کو جگایا اور انہیں بندوقیں وغیرہ دکھا کر خاموش رہنے پر مجبور کر دیا اور پھر گھر کا صفایا کر کے فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(مساوات لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص۲)

• نوّے لاکھ روپے کے قرضے ادا نہیں کئے

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کی تقریباً چھ ہزار بااثر شخصیتیں زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کی مقروض ہیں اور انکے ذمہ نوّے لاکھ روپے سے زائد رقم واجب الادا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مقروض افراد میں اوروں کے علاوہ دو سابق صوبائی وزراء بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ایک وزیر نے ڈھائی لاکھ روپے بطور قرض لئے جبکہ دوسرے وزیر نے مختلف ناموں سے نو لاکھ روپے کے قرضے حاصل کئے ان کی ادائیگی کچھ حد تک حال ہی میں کی گئی ہے۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

تقریب شادی

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز منگل بوقت چھ بجے شام بمقام کوٹھی پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب واقع محلہ دارالنصر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے میری بیٹی عزیزہ سلمیٰ خان کا نکاح عزیز کیپٹن سید اظہر محمود شاہ بخاری ابن سید ظہور الحسن شاہ بخاری صاحب سے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر پڑھا اور اسی روز تقریب شادی عمل میں آئی۔ اگلے روز عزیز کیپٹن سید اظہر محمود نے عزیزم مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی کوٹھی میں اپنی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ہر دو تقاریب میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد حضرات و خواتین نے شرکت فرمائی۔

بزرگانِ سلسلہ اور برادرانِ جماعتِ احمدیہ سے درخواست ہے کہ اِس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(میجر بشیر احمد خان ولد کرنل اوصاف علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ
۷۲-سی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

درخواستِ دعا

خاکسار کا ہرنیا اور مثانہ کا ۲۵ کو بروز جمعہ میو ہسپتال لاہور میں آپریشن ہونیوالا ہے انشاء اللہ العزیز۔ محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن ہر دو آپریشن کریں گے۔ لہٰذا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان اور حضورؑ کے صحابہ کرام اور جماعت کے تمام احمدی احباب اور بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم اور اپنی ذرہ نوازی سے میرے دونوں آپریشن کامیاب فرمائے اور مجھے آپریشن کی کامیابی کے بعد بھی اپنے فضل و رحم سے ہر قسم کی پیچیدگی اور تکالیف سے محفوظ رکھے اور جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار (صاحبزادہ) محمد طیّب لطیف عفی اللہ تعالیٰ عنہ
(ابن حضرت شہید مرحوم رضی اللہ عنہ شہید کابل)

(۲) خاکسار کے نانا جان مکرم شیخ فضل حسین صاحب آف لائلپور جوڑوں میں درد اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(۳) برادرم رفیق احمد صاحب آف لائلپور بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد شاہد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴